سوال

(192)دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا کیسا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین حسب ذیل مسلک کے بارے میں کہ بوقت اختتام دعا منہ برہاتھ ملتے وقت ابوداؤد کی حدیث : ''من کان آخر کلامہ لا الہ إلا اللہ دخل الجنۃ،، (کتاب الجنائز باب فی التلقین (3116) 3 486) سے استنباط کرتا ہوا "اجعل آخر کلامنا لا الہ الا اللہ،، یا پورا کلمہ کہنا جائز ہوگا یا نہیں؟ مدلل بیان فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) دعا کے بہت سے آداب ہیں جن کے دعا کے وقت اختیار کرنے سے دعا کی قبولیت کی بہت امید ہوتی ہے اوربیشتر آداب دعا احادیث سے ثابت ہیں۔ ان آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ دعا کی ابتداء کی طرح اس کا اختتام بھی اللہ کی حمد وثنا اور آنحضرت ﷺ پر صلاۃ وسلام بھیجنے کے ساتھ کیا جائے کما صرح بہ ابن الجزری فی،، الحصن الحصین،، والنووی فی ''الأذکار،، وابن الامام فی ''المومن،، والقسطلانی فی ''المواھب للدنیۃ،،۔

(2)امام احمد نے حضرت جابر سے ایک مرفوع حدیث کی ہے جس میں یہ ٹکڑا بھی ہے : ولکن اجعلونی فی أول الدعاء أووسطہ وآخرہ،،۔ونیز حضرت عمر سے مروی ہے : ''إن الدعاء موقوف بین السماء والارض، لایصعد منہ شیٔ حتی تصلی علی نبیک صلی اللہ علیہ وسلم،، (ترمذی) (کتاب الوتر باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم(486) 2/356)

.

(3) کلمہ اسلام ''لاالہ الا اللہ، محمد رسول اللہ،، کے ساتھ یہ کلمہ ذکر ''لا الہ الا اللہ،، کے ساتھ دعا ختم کرنا کسی مرفوع یا موقوف روایت سے ثابت نہیں۔ اور نہ ہی اس کو کسی محدث یاامام وفقیہ نے آداب دعا میں ذکرکیا ہے۔ اوراس کے لیے حدیث مذکورفی السوال ''من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ،، سے استدلال کرنا صحیح نہین ہے۔ اس حدیث میں کلمہ ذکر لاالہ الا اللہ کی یہ فضیلت بیان کرن مقصود ہے کہ جس شخص کی زبان پر موت کے وقت یہ کلمہ جاری ہوجائے اوروہ اس کے بعد اس کے خلاف کوئی کلمہ نہ نکالے تواس کلمہ ذکر کی برکت سے اس کوجنت میں دخول اولی حاصل ہوگا۔ اس حدیث میں قسم کا ذرہ بھی اشارہ نہیں ہے کہ دعا کے آخر میں اس کےکہنے سے دعا کی قبولیت کی امید ہوتی ہے۔ پس دعا کوکلمہ اسلام یاصرف کلمہ ذکر کے ساتھ ختم کرنا بے دلیل بات ہے اوردعا کے مسنون ومستحب طریقہ کے خلاف ہے، اورجاہل ان پڑھ لوگوں کا کام ہے۔ لیکن اگرکوئی شخص جہلا اسی کلمہ یا کلمہ ذکر کے ساتھ دعا ختم کرے تووہ نہ تواسلام سے خارج ہوگا اورنہ ہی اس کے اعمال خبط ہوں گے وہ بہرحال مسلمان رہے گا، مشرک وکافر نہیں ہوجائے گا، کیونکہ دعا کے آخر میں اس کلمہ کے کہہ دینے سے اس کے مشرک ہونے اوراسلام سے خارج ہونے پرکوئی کمزور سے کمزور دلیل بھی نہیں ہے بلکہ اس کا ذکرکرنا تواس کے مسلمان ہونے کی روشن دلیل ہے۔ لیکن یہ طریقہ دعا کے مذکورشرعی مسنون ادب کے ضرورخلاف ہے، (محدث بنارس شیخ الحدیث نمبر)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 312

محدث فتویٰ